شادی بیاہ کے احکام و مسائل (2)

﴿منگنی کی شرعی حیثیت اور چند رسومات﴾

شیخ طریقت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

منگنی کی شرعی حیثیت: 3

سیدہ سودہ بنت زمعہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی منگنی: 3

اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی منگنی: 5

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی منگنی: 8

منگنی پر منگنی: 8

منگنی کے موقع پر انگوٹھی کا تبادلہ: 9

منگنی کے موقع پر پھولوں کی مالا ڈالنا: 9

منگنی پر فضول خرچی: 10

منگیتر اجنبی ہے: 10

منگیتر سے پردہ: 10

منگیتر کے ساتھ گھومنا پھرنا: 10

منگیتر سے بلا ضرورت باتیں کرنا: 11

منگیتر کے ہاں رہنا: 11

منگنی کے بعد نکاح میں جلدی کریں: 11

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ

سورۃ البقرۃ، رقم الآیۃ: 235

ترجمہ: اور عورتوں کو اِشارۃ پیغامِ نکاح (منگنی) دینے یا اپنے دل میں (ارادہ نکاح کو) پوشیدہ رکھنے میں تم پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں۔

منگنی کی شرعی حیثیت:

اسلام میں منگنی کی شرعی حیثیت وعدہ نکاح کی ہے۔ اور وعدہ کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس کو پورا کیا جائے۔ ہاں البتہ اگر کوئی شرعی مجبوری ہو تو اس کو منگنی ختم کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

فائدہ: شرعی مجبوری سے مراد یہ ہے کہ جہاں نکاح کر لینے میں عقائد کی خرابی یا سنت کی مخالفت لازم آرہی ہو مثلاً لڑکے والے خود بدعقیدہ ہوں یا ان کے ہاں بدعقیدہ لوگوں کا آنا جانا کثرت کے ساتھ پایا جاتا ہو جس سے اس لڑکی کے بدعقیدہ ہونے کا اندیشہ ہو یا لڑکے والے کے گھر کا ماحول دینداری والا نہ ہو۔ یعنی اس کے گھر میں بدعات و رسومات موجود ہوں، کھلم کھلا کبیرہ گناہ ہوتے ہوں، غیر محرموں کا آنا جانا ہو اور پردے کا ماحول نہ ہو۔

سیدہ سودہ بنت زمعہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی منگنی:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، وَيَحْيَى، قَالَا: لَمَّا هَلَكَتْ خَدِيجَةُ، جَاءَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، قَالَتْ:

يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَزَوَّجُ؟ قَالَ: مَنْ؟ قَالَتْ: إِنْ شِئْتَ بِكْرًا، وَإِنْ شِئْتَ ثَيِّبًا قَالَ: فَمَنِ الْبِكْرُ؟ قَالَتْ: ابْنَةُ أَحَبِّ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: وَمَنِ الثَّيِّبُ؟ قَالَتْ: سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، آمَنَتْ بِكَ وَاتَّبَعَتْكَ عَلَى مَا تَقُولُ قَالَ: فَاذْهَبِي فَاذْكُرِيهِمَا عَلَيَّ فَدَخَلَتْ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ: يَا أُمَّ رُومَانَ مَاذَا أَدْخَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطُبُ عَلَيْهِ عَائِشَةَ، قَالَتْ: انْتَظِرِي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى يَأْتِيَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَاذَا أَدْخَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَتْ: أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطُبُ عَلَيْهِ عَائِشَةَ، قَالَ: وَهَلْ تَصْلُحُ لَهُ؟ إِنَّمَا هِيَ ابْنَةُ أَخِيهِ فَرَجَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ قَالَ: ارْجِعِي إِلَيْهِ فَقُولِي لَهُ: أَنَا أَخُوكَ وَأَنْتَ أَخِي فِي الْإِسْلَامِ وَابْنَتُكَ تَصْلُحُ لِي فَرَجَعَتْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ۔

مسند احمد، رقم الحدیث:25769

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ اور یحیٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو ایک غمگسار رفیقہ حیات کی ضرورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس جگہ پیغام دینے کا خیال ہے؟ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ کسی کنواری سے نکاح فرمانا پسند کریں تو آپ کے نزدیک تمام مخلوق میں جو سب سے زیادہ

محبوب ہے ابو بکر، اُس کی بیٹی عائشہ سے موجود ہے ان سے نکاح فرمالیں اور اگر کسی بیوہ سے نکاح فرمانا چاہیں تو سودہ بنتِ زمعہ موجود ہے جو آپ پر ایمان بھی لا چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں جگہ پیغام دے دیں۔(ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نکاح لے کر گئیں، جو انہوں نے بصد سعادت قبول کیا اور اس کے بعد)سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نکاح لے کر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی گئیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح دیا اور فرمایا ام رومان اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھرانے میں بہت خیر وبرکت رکھی ہے، سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتظار کرلینا چاہیے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہیں سارا معاملہ بتایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو میرے بھائی ہیں اس نسبت سے تو میری بیٹی عائشہ ان کی بھتیجی ہوئی۔ بھتیجی سے نکاح کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے دینی بھائی ہیں لہٰذا نکاح جائز ہے۔ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا واپس تشریف لائیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی اطلاع کی۔ صدیقی گھرانے نے اس سعادت پر دل وجان سے لبیک کہا۔

اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی منگنی:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:4005

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب (میری بیٹی) حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے شوہر خُنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں زخمی ہوئے اور انہی زخموں کی وجہ سے مدینہ منورہ میں آکر شہادت پائی جس کی وجہ سے میری بیٹی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں۔ تو میں نے اپنی بیٹی سے رشتے کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح اپنی بیٹی حفصہ سے کر دوں؟ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سوچنے کے لیے کچھ دن کا وقت

لے لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ دن بعد دوبارہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اس بارے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ سوچا ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے اس سلسلے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بات کی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو بغور سن تو لیا لیکن کوئی جواب دیے بغیر خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ طرز عمل میرے لیے عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ باعث تکلیف ہوا۔ میں نے کچھ دن توقف کیا۔

اس کے بعد خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے پیغام نکاح بھیجا اور میں نے اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ کچھ دن بعد میری ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: عمر! شاید آپ کو میرے طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہو گی کہ آپ نے اپنی بیٹی حفصہ سے نکاح کے لیے مجھ سے بات کی تھی اس پر میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: بالکل تکلیف تو ہوئی ہے۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اصل بات یہ تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ آپ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں خود نکاح فرمانے کی بات کی تھی۔ اور میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کروں۔ اس لیے میں نے آپ کو جواب نہیں دیا تھا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح نہ فرماتے تو میں آپ کی بیٹی سے ضرور نکاح کر لیتا۔

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑکی والے بھی لڑکے والوں کو پیغام نکاح دے سکتے ہیں یہ کوئی عار کی بات نہیں۔

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی منگنی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیا۔

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث:1020

فائدہ: ہم نے نمونے کے طور پر چند مبارک منگنیوں کا تذکرہ کیا ہے ۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی ازواج مطہرات، بنات، اصحاب اور آل رضی اللہ عنہم اجمعین سب کے سب کی شادیاں سادگی اور بے تکلفی کا مظہر تھیں۔

منگنی پر منگنی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ۔

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:1867

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دے۔ یعنی اگر کسی لڑکے کی کسی لڑکی کے ہاں منگنی ہو چکی ہے تو اب یہ ان سے منگنی نہ کرے۔

منگنی کے موقع پر انگوٹھی کا تبادلہ:

آج کل منگنی کے موقع پر ایک دوسرے کو انگوٹھیاں پہنائی جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپس میں ہدیہ دینے اور لینے سے محبت پیدا ہوتی ہے لیکن یہ اب ہدیہ کے بجائے رسم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ جس میں کئی گناہ پائے جاتے ہیں۔

1: منگیتر ایک دوسرے کو پہناتے ہیں جو کہ شرعاً غیر محرم ہیں اور ایک دوسرے کو چھو بھی نہیں سکتے۔

2: بعض لوگ منگنی کی انگوٹھی کو متبرک سمجھتے ہیں۔

3: بعض لوگ انگوٹھیوں پر لڑکے اور لڑکی کا نام لکھوا لیتے ہیں اور اس کو باہمی محبت پر اثر انداز مانتے ہیں۔

4: مردوں کو بھی سونے کی انگوٹھی پہنا دی جاتی ہے جس کا استعمال مرد پر حرام ہے۔

5: بعض لوگوں کا جہالت کی وجہ سے یہ اعتقاد ہے کہ بغیر انگوٹھی کے منگنی کو درست اور پائیدار نہیں ہوتی۔

منگنی کے موقع پر پھولوں کی مالا ڈالنا:

ہمارے معاشرے میں بعض جگہوں پر یہ رواج ہے کہ منگنی کے بعد لڑکا

اور لڑکی ایک دوسرے کو گلے میں پھولوں کی مالا ڈالتے ہیں۔

منگنی پر فضول خرچی:

منگنی کی حیثیت محض وعدہ نکاح ہے اس میں فضول خرچی کرتے ہوئے مہمانوں کو دور دور سے بلانا، مستقل اور مہنگی تقریبات کرنا، قرض اٹھا کر اسے پورا کرنا وغیرہ ساری ایسی باتیں ہیں جس کی شریعت اسلامیہ میں ممانعت ہے۔

منگیتر اجنبی ہے:

جب تک نکاح نہ ہو جائے اس وقت تک منگیتر آپس میں اجنبی رہتے ہیں۔ ان کے لیے شرعاً وہی احکام ہوتے ہیں جو اجنبیوں کے لیے ہوتے ہیں۔

منگیتر سے پردہ:

ہمارے معاشرے میں بعض جگہوں پر یہ رواج ہے کہ منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی بغیر پردہ کے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب ان کے لیے پردے والا حکم باقی نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی اور جہالت والی بات ہے۔

منگیتر کے ساتھ گھومنا پھرنا:

ہمارے معاشرے میں بعض جگہوں پر یہ رواج ہے کہ منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی اکٹھے گھومنے پھرنے جاتے ہیں، اکٹھے سفر کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب ہمارے لیے ان کاموں کی شرعی طور پر گنجائش موجود ہے حالانکہ یہ بات کسی طور پر بھی درست نہیں بلکہ بہت بڑا گناہ ہے۔ منگنی کے باوجود بھی شرعی طور پر لڑکا اور لڑکی آپس میں اجنبی ہی رہتے ہیں۔

منگیتر سے بلا ضرورت باتیں کرنا:

ہمارے معاشرے میں بعض جگہوں پر یہ رواج ہے کہ منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی آپس میں بلا ضرورت بات چیت، گپ شپ، میسجز، موبائل کال اور ایک دوسرے کو ویڈیو کال کرتے ہیں۔ ان کا آپس میں اس طرح بلا ضرورت شدیدہ گفتگو کرنا شرعاً حرام ہے اور بہت سارے اخلاقی جرائم کا پیش خیمہ ہے۔

منگیتر کے ہاں رہنا:

ہمارے معاشرے میں بعض جگہوں پر یہ رواج ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے عنوان سے منگنی کے بعد لڑکا اور لڑکی اکٹھے رہتے ہیں۔ ان کا اس طرح اکٹھے رہنا ایسے ہی گناہ ہے جیسے دو غیر محرموں اور اجنبیوں کا اکٹھے رہنا گناہ ہے۔ محض منگنی سے لڑکا لڑکی ایک دوسرے کے لیے شرعاً محرم نہیں بنتے۔ اس لیے وہی حدود قیود ہوں گے جو اجنبیوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ افسوس کہ اس معاملے میں غفلت یا لاعلمی کی وجہ سے لڑکا اور لڑکی آپس میں جنسی تعلق قائم کر لیتے ہیں جو کہ سراسر خالص زنا ہے۔

منگنی کے بعد نکاح میں جلدی کریں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:1084

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کے پاس کوئی شخص (تمہاری بچیوں کے لیے)

نکاح کا پیغام بھیجے اور آپ اس کی دینداری اور حسن اخلاق سے مطمئن ہو تو اس کا پیغام نکاح قبول کر کے اپنی بچیوں کا نکاح اس سے کر دو۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین پر بہت بڑا (جنسی گناہوں کا) فساد برپا ہو جائے گا۔

لمحہ فکریہ!

منگنی فرض و واجب نہیں زیادہ سے زیادہ اس کی اجازت اور گنجائش ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں اس کا عملی نمونہ بھی پایا جاتا ہے۔ اگر اسی طرز اور سوچ و فکر کے ساتھ کی جائے تو اسے سنت کہنا بھی درست ہو گا۔ لیکن ہمارے زمانے کی منگنیاں اور اس پر ہونے والی رسومات و خرافات جس کا اکثر حصہ غیر مسلموں کی مشابہت پر مبنی ہے اس طرح کی منگنی کی کسی طرح بھی شریعت اجازت نہیں دیتی۔

اسی موقع پر لڑکی والے کچھ لکھت پڑھت بھی کراتے ہیں کہ آپ ہماری بچی کو الگ مکان، اتنے تولے سونا، زیورات، ماہانہ سالانہ خرچ، طلاق کی صورت میں اتنی اتنی رقم دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھی غیر اخلاقی بات ہے۔ اور مشاہدہ بتلاتا ہے کہ اس وجہ سے معاشرے میں طلاق کی شرح بڑھ رہی ہے۔ آپ پہلے سے ہی ایسے لڑکے کا انتخاب کریں جو آپ کی بچی کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھے۔

اللہ تعالیٰ احکام شریعت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 6 دسمبر، 2021ء